



طلباء کی کردار سازی میں والدین اور اساتذہ کا کردار: ایک تجزیاتی مطالعہ

Hafiz Muhammad Hamza

PhD scholar The Imperial College of Business Studies Lahore

hamzaiiuiok@gmail.com

Abstract:

Character building is a fundamental objective of education, as it shapes students into morally responsible, socially conscious, and intellectually balanced individuals. In this regard, parents and teachers play a pivotal and complementary role in nurturing the ethical, emotional, and behavioral development of students. This analytical study examines the shared responsibilities of parents and teachers in character formation, highlighting their influence on students' values, attitudes, and conduct. The study explores how parental upbringing provides the foundational moral framework, while teachers reinforce and refine these values through formal education, discipline, and role modeling. It further analyzes the challenges faced in contemporary society, including moral decline, excessive exposure to digital media, and weakened parent-teacher collaboration. The research emphasizes that effective coordination between parents and educators is essential for fostering integrity, self-discipline, respect, and social responsibility among students. The study concludes that a holistic and collaborative approach, grounded in ethical principles and mutual understanding, is indispensable for sustainable character development in students.

Keywords:

Character Building, Role of Parents, Role of Teachers, Moral Education, Student Development.

تمہید:

کسی بھی معاشرے کی فکری، اخلاقی اور تہذیبی بقا کا انحصار اس کے نوجوان طبقے کی کردار سازی پر ہوتا ہے، اور طلبہ چونکہ قوم کے معمار اور مستقبل کے ضامن ہوتے ہیں، اس لیے ان کی اخلاقی تربیت اور شخصی نشوونما ایک نہایت اہم اور حساس ذمہ داری ہے۔ تعلیم محض معلومات کی ترسیل کا نام نہیں بلکہ یہ ایک ہمہ جہت عمل ہے جس کا بنیادی مقصد فرد کے اندر اعلیٰ اخلاق، مثبت رویے، سماجی شعور اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا ہے۔ کردار سازی وہ اساس ہے جس پر ایک متوازن، مہذب اور ترقی یافتہ معاشرہ تعمیر ہوتا ہے۔

طلبہ کی کردار سازی کا عمل سب سے پہلے گھر کی فضا میں شروع ہوتا ہے، جہاں والدین بچے کے اولین مربی، رہنما اور رول ماڈل ہوتے ہیں۔ والدین کے اذکار، اعمال، طرز گفتگو اور طرز زندگی بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اسی طرح تعلیمی اداروں میں اساتذہ طلبہ کی فکری و اخلاقی تربیت میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ اساتذہ نہ صرف علم منتقل کرتے ہیں بلکہ اپنے کردار، طرز عمل اور تربیتی انداز کے ذریعے طلبہ کی شخصیت کو سنوارتا ہے۔

عصر حاضر میں تیز رفتار سماجی تبدیلیاں، اخلاقی قدروں کا زوال، میڈیا اور ڈیجیٹل ذرائع کا بے جا استعمال، اور والدین و اساتذہ کے درمیان رابطے کی کمی طلبہ کی کردار سازی کے عمل کو متاثر کر رہی ہے۔ ایسے حالات میں والدین اور اساتذہ کی مشترکہ اور مربوط کاوشیں پہلے سے کہیں زیادہ ناگزیر ہو چکی ہیں۔ یہ تجزیاتی مطالعہ اسی امر کا جائزہ لینے کی کوشش ہے کہ والدین اور اساتذہ کس طرح باہمی تعاون اور فکری ہم آہنگی کے ذریعے طلبہ کی موثر کردار سازی کر سکتے ہیں، تاکہ ایک صالح، باکردار اور ذمہ دار نسل کی تیاری ممکن ہو سکے۔



1- کردار سازی کا مفہوم اور اس کی تعلیمی اہمیت

کردار سازی سے مراد انسان کی شخصیت کی وہ ہمہ گیر اور تدریجی تعمیر ہے جس کے نتیجے میں اس کے افکار، اعمال اور رویے اعلیٰ اخلاقی اقدار کے تابع ہو جاتے ہیں۔ کردار دراصل انسان کے باطن کی وہ کیفیت ہے جو اس کے ظاہر میں مستقل اور خود اختیار طرز عمل کی صورت میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کردار سازی محض چند اخلاقی نصیحتوں یا وقتی تربیتی سرگرمیوں کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مسلسل اور مربوط عمل ہے جو فرد کی فکری، اخلاقی اور عملی زندگی کو یکجا کرتا ہے۔ ماہرین اخلاق کے نزدیک جب نیک عادات انسان کی سرشت میں راسخ ہو جائیں تو وہی کردار کہلاتی ہیں (ارسطو، اخلاق کو ماخوس، مکتبہ علمی، لاہور، 2009ء، ج 1، ص 23)۔

تعلیمی تناظر میں کردار سازی کی اہمیت اس حقیقت سے نمایاں ہوتی ہے کہ تعلیم اگر اخلاقی اقدار سے خالی ہو تو وہ انسان کو محض معلومات اور مہارتیں تو فراہم کر سکتی ہے، لیکن ایک باکردار اور ذمہ دار شہری تشکیل نہیں دے سکتی۔ تعلیم کا اصل مقصد فرد کی ایسی ہمہ جہت نشوونما ہے جو اسے معاشرے کے لیے مفید اور اخلاقی طور پر باوقار بنائے۔ جان ڈیوی تعلیم کو سماجی اقدار کی منتقلی کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیتا ہے کہ تعلیم اور کردار ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے (جان ڈیوی، ڈیموکریسی اینڈ ایجوکیشن، مکملن پبلشرز، نیویارک، 1916ء، ج 1، ص 87)۔

اسلامی تعلیمات میں کردار سازی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جہاں علم اور عمل کے ساتھ اخلاق کو بنیادی قدر کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ قرآن مجید نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ کردار کی گواہی دیتے ہوئے انہیں اخلاق عظیم کا حامل قرار دیتا ہے، جو دراصل تعلیم و تربیت کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے (محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تائویل آی القرآن، دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج 23، ص 526)۔ اسی طرح احادیث نبویہ میں حسن اخلاق کو ایمان کا بہترین ثمر قرار دیا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی نقطہ نظر میں کردار سازی تعلیم کا لازمی جز ہے نہ کہ ایک ضمنی پہلو (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج 3، ص 52)۔

عصر حاضر کے تعلیمی ماحول میں کردار سازی کی اہمیت اس لیے بھی دوچند ہو جاتی ہے کہ جدید معاشرہ اخلاقی انتشار، ماڈی مفادات کی بالادستی اور میڈیا کے منفی اثرات سے دوچار ہے۔ ایسے حالات میں اگر تعلیم کردار سازی سے خالی ہو تو وہ معاشرتی پگاڑ کو روکنے کے بجائے اسے مزید تقویت دے سکتی ہے۔ جدید تعلیمی مفکرین اس بات پر متفق ہیں کہ نصاب اور تدریسی عمل میں اخلاقی اقدار کو منظم اور واضح انداز میں شامل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے (تھامس لیکونا، ایجوکیشن فار کریکٹس، نکسم پریس، نیویارک، 1991ء، ج 1، ص 12)۔

الغرض کردار سازی تعلیم کی روح اور اساس ہے، اور تعلیم اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک وہ طلبہ کی فکری بالیدگی کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی اور عملی تربیت کا فریضہ بھی انجام نہ دے۔ ایک مضبوط، مہذب اور متوازن معاشرہ اسی وقت وجود میں آسکتا ہے جب اس کا تعلیمی نظام علم اور کردار کو یکساں اہمیت دے کر نئی نسل کی تعمیر کرے۔

2- اسلام اور جدید تعلیمی نظریات میں کردار سازی کا تصور

اسلامی تعلیمات میں کردار سازی کو انسانی زندگی کا بنیادی مقصد اور تعلیم کا مرکزی ہدف قرار دیا گیا ہے۔ اسلام انسان کی محض ذہنی یا جسمانی تربیت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اس کی شخصیت کی ہمہ جہت تعمیر کا داعی ہے، جس میں ایمان، اخلاق، عمل اور سماجی ذمہ داری باہم مربوط ہوتے ہیں۔ قرآن مجید انسان کو بہترین اخلاق اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ حقیقی کامیابی اسی فرد کے حصے میں آتی ہے جو تقویٰ، صداقت اور عدل کو اپنی زندگی کا شعار بنائے (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار الفکر، بیروت، 2000ء، ج 4، ص 529)۔ اس تناظر میں کردار سازی اسلامی نظام تعلیم کی روح اور اساس ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اسلامی تصور کردار سازی کا عملی نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے تعلیم و تربیت کے ذریعے ایک ایسی جماعت تیار کی جس کے افراد علم کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کے پیکر بھی تھے۔ آپ ﷺ نے واضح طور پر فرمایا کہ آپ کی بعثت کا مقصد اخلاق حسنہ کی تکمیل ہے، جس سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ اسلامی تعلیم میں علم کا حصول اس وقت تک معتبر نہیں جب تک وہ کردار کی اصلاح کا ذریعہ نہ بنے (امام مالک بن انس، موطا امام مالک، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2010ء، ج 2، ص 904)۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی مفکرین نے ہمیشہ علم اور اخلاق کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔



امام ابو حامد الغزالی کے نزدیک تعلیم کا اصل مقصد نفس کی تہذیب اور باطنی صفات کی اصلاح ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اگر علم انسان کو تواضع، تقویٰ اور خیر خواہی کی طرف نہ لے جائے تو وہ علم وبال جان بن جاتا ہے (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج 1، ص 58)۔ اس تصور سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلامی نظام تعلیم میں کردار سازی کو محض اخلاقی مضمون تک محدود نہیں کیا گیا بلکہ اسے پورے تعلیمی عمل کا مرکزی محور بنایا گیا ہے۔ دوسری جانب جدید تعلیمی نظریات میں بھی کردار سازی کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ مغربی مفکرین تعلیم، خصوصاً جان ڈیوی، تعلیم کو سماجی تجربے کی تعمیر قرار دیتے ہیں اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسکول معاشرتی اقدار کی منتقلی کا مؤثر ذریعہ ہوتے ہیں (جان ڈیوی، ڈیموکریسی اینڈ ایجوکیشن، کملمن پبلشرز، نیویارک، 1916ء، ج 1، ص 89)۔ جدید تعلیمی فلسفہ اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ اخلاقی اقدار کے بغیر تعلیم سماجی بگاڑ کا باعث بن سکتی ہے۔ اسی طرح جدید کردار سازی کے نظریہ پر داز تھامس لیکونا اخلاقی تعلیم کو جدید تعلیمی نظام کا ناگزیر جز قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق اسکول کا بنیادی فریضہ صرف علمی مہارتیں پیدا کرنا نہیں بلکہ ایسے افراد تیار کرنا ہے جو دیانت، احترام، ذمہ داری اور انصاف جیسے اوصاف سے متصف ہوں (تھامس لیکونا، ایجوکیشن فار کریٹر، سنگھم پریس، نیویارک، 1991ء، ج 1، ص 21)۔ یہ تصور اگرچہ مذہبی بنیادوں سے آزاد دکھائی دیتا ہے، تاہم اپنے جوہر میں اسلامی تصور کردار سازی سے خاصی مماثلت رکھتا ہے۔ اسلامی اور جدید تعلیمی نظریات کے تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دونوں کا مشترکہ ہدف ایک با کردار، ذمہ دار اور معاشرتی طور پر مفید انسان کی تشکیل ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسلام کردار سازی کو وحی الہی اور اخلاقی مطلق اقدار سے وابستہ کرتا ہے، جبکہ جدید نظریات اسے انسانی تجربے اور سماجی ضرورتوں کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ اس کے باوجود عصر حاضر میں ایک متوازن تعلیمی نظام وہی ہو سکتا ہے جو اسلامی اخلاقی اقدار اور جدید تعلیمی اصولوں کو ہم آہنگ کر کے طلبہ کی جامع کردار سازی کا فریضہ انجام دے۔

3۔ بچے کی شخصیت کی تشکیل میں خاندانی ماحول کا اثر

بچوں کی شخصیت کی بنیاد سب سے پہلے گھر اور خاندانی ماحول میں رکھی جاتی ہے، کیونکہ گھر وہ پہلا اور سب سے مؤثر تعلیمی ادارہ ہے جہاں ابتدائی اخلاقی، فکری اور سماجی اقدار منتقل ہوتی ہیں۔ والدین کا طرز عمل، بات کرنے کا انداز، رویہ اور زندگی کے بنیادی اصول بچے کی نفسیاتی اور اخلاقی تشکیل پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف بچپن میں بلکہ نوجوانی اور بلوغت کے مراحل میں بھی جاری رہتا ہے، جس کا اثر فرد کے مستقبل کے رویوں اور فیصلوں پر نمایاں طور پر پڑتا ہے (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج 1، ص 112)۔

نفسیاتی ماہرین کے مطابق بچے ابتدائی زندگی میں والدین کو بطور رول ماڈل دیکھتے ہیں، اور ان کے اعمال اور عادات کو نقلی کی بنیاد پر اپناتے ہیں۔ اگر والدین نظم و ضبط، ایمانداری، صبر اور عدل جیسے اخلاقی اوصاف کے حامل ہوں تو بچے بھی انہی صفات کے حامل بنتے ہیں (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 45)۔ اس کے برعکس اگر خاندانی ماحول غیر منظم، جذباتی بے ترتیبی یا منفی رویوں سے بھرپور ہو تو بچے میں اضطراب، غیر ذمہ داری، اور اخلاقی تضاد پیدا ہو سکتا ہے۔

اسلامی نقطہ نظر میں والدین کی تربیتی ذمہ داری کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں والدین کی نصیحت اور رہنمائی کو بچے کی فکری اور اخلاقی نشوونما کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے، اور والدین کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ بچوں کی پرورش میں عدل، شفقت اور حکمت کو مد نظر رکھیں (القرآن، سورۃ لقمان 31:14)۔ نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا کہ والدین بچوں کی پہلی اور سب سے مؤثر تربیت گاہ ہیں، اور والدین کے کردار اور اخلاق بچے کے مستقبل کی تشکیل میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج 2، ص 110)۔

خاندانی ماحول کے اثرات صرف اخلاقی اور فکری سطح تک محدود نہیں بلکہ یہ بچے کی سماجی مہارتوں، تعلقات بنانے کی صلاحیت، اور معاشرتی رویوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ والدین کی آپسی محبت، تعاون، اور والدین و بچوں کے درمیان مثبت تعلق بچے میں اعتماد، خود اعتمادی اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کی صلاحیت پیدا کرتا ہے (ڈاکٹر



محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 78)۔ اس کے برعکس خاندانی کشمکش، جھگڑے اور توجہ کی کمی بچے میں بے چینی، معاشرتی اضطراب اور غیر مناسب رویے پیدا کر سکتی ہے۔

عصری معاشرت میں والدین کے تربیتی کردار پر متعدد چیلنجز بھی منڈلا رہے ہیں، جن میں جدید میڈیا کا بڑھتا ہوا اثر، والدین کی مصروفیت، اور خاندانی رشتوں میں کمی جیسے مسائل شامل ہیں۔ ان تمام حالات میں والدین کا باہمی تعاون، مثبت رویہ، اور بچوں کی تربیت میں مستقل دلچسپی ہی بچے کی شخصیت کی مضبوط بنیاد رکھ سکتی ہے (ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء، ج 1، ص 132)۔

نتیجہ یہ واضح ہے کہ خاندانی ماحول بچوں کی شخصیت کی اولین اور سب سے مؤثر تربیتی فضا فراہم کرتا ہے۔ والدین کی مثبت تربیت، اخلاقی اصولوں کی پیروی، اور محبت و شفقت کے ساتھ رہنمائی بچوں میں مثبت کردار، سماجی شعور، اور اخلاقی چٹنگی پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلبہ کی جامع اور مؤثر کردار سازی کے لیے والدین کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، اور تعلیمی اداروں میں اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے والدین و اساتذہ کے اشتراک کی ضرورت پر زور دیا جاتا ہے۔

4- والدین بطور اولین مربي: اخلاقی بنیادوں کی تشکیل

والدین بچوں کے اولین اور سب سے اہم مربي تصور کیے جاتے ہیں، کیونکہ بچے کی ابتدائی تربیت اور اخلاقی رہنمائی کا دار و مدار والدین کی روزمرہ زندگی، رویے اور طرز عمل پر ہوتا ہے۔ والدین کی کردار سازی میں بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ بچوں کے لیے عملی اور اخلاقی نمونہ پیش کریں، تاکہ بچے نہ صرف اخلاقی اصول سیکھیں بلکہ انہیں اپنی روزمرہ زندگی میں عملی شکل بھی دیں (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج 1، ص 118)۔

اسلام میں والدین کی تربیتی ذمہ داری کو نہایت اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں والدین کی نصیحت کو بچوں کی فکری اور اخلاقی نشوونما کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے: "اے بچے! اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور ان کے حقوق کی پاسداری کرو" (القرآن، سورۃ بنی اسرائیل 17:23)۔ یہ آیات والدین کی اخلاقی رہنمائی اور بچوں کی ابتدائی تربیت میں ان کے کردار کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی فرمایا کہ والدین کی مثال ایسے ہے جیسے باغبان کی پھلوں کی پرورش، جہاں والدین کی محنت اور رہنمائی بچے کے کردار کی مضبوط بنیاد قائم کرتی ہے (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج 2، ص 112)۔

والدین بطور مربي کا سب سے اہم فریضہ بچوں میں بنیادی اخلاقی اصول جیسے صداقت، امانت، عدل، صبر، شکر اور احترام کی تربیت دینا ہے۔ بچے والدین کے طرز عمل، گفتگو اور فیصلوں سے اخلاقی اصول سیکھتے ہیں، اس لیے والدین کو چاہئے کہ وہ خود عملی زندگی میں ان اصولوں کی پیروی کریں۔ اگر والدین اپنے اعمال میں جھوٹ، دھوکہ یا غیر اخلاقی رویے اپنائیں تو بچے بھی انہی رویوں کو اپنانے لگتے ہیں (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 52)۔

خاندانی تربیت میں والدین کی شفقت، محبت اور رہنمائی بچوں کے اندر خود اعتمادی، سماجی شعور اور مثبت رویے پیدا کرتی ہے۔ بچوں کی ذہنی، جذباتی اور اخلاقی نشوونما میں والدین کی باقاعدہ توجہ، نظم و ضبط، اور تعلیم و تربیت کا متوازن امتزاج ضروری ہے۔ والدین کے رہنمائی کے بغیر اسکول یا تعلیمی ادارے بچوں میں مکمل اخلاقی تربیت فراہم نہیں کر سکتے (ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء، ج 1، ص 138)۔

عصری چیلنجز، جیسے والدین کی مصروفیت، سماجی میڈیا کا بڑھتا ہوا اثر، اور گھریلو کشمکش بچوں کی تربیت میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ اس لیے والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ وقت گزاریں، ان کی رہنمائی کریں، اور ان کی اخلاقی تربیت میں فعال کردار ادا کریں۔ والدین کی عملی مثالیں اور اخلاقی رہنمائی بچوں میں صحیح اور غلط کی تمیز پیدا کرتی ہیں، اور یہ عمل مستقبل کے معاشرتی اور اخلاقی کردار کی مضبوط بنیاد رکھتا ہے (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 82)۔



والدین کے کردار اور ان کی تربیت بچوں کے ابتدائی اخلاقی اور فکری ڈھانچے کا سب سے اہم حصہ ہیں۔ والدین کی ہدایات، عملی نمونہ، اور شفقت بچوں میں مثبت کردار، خود اعتمادی، اور سماجی شعور پیدا کرتی ہیں، جو بعد میں ان کے تعلیمی اور معاشرتی سفر میں رہنمائی کا کام دیتی ہیں۔ والدین بطور اولین مربی کی یہ ذمہ داری ہی طلبہ کی شخصیت کی جامع اور پائیدار بنیاد کا سبب بنتی ہے۔

5- والدین کے طرز عمل اور طلبہ کی اخلاقی نشوونما

والدین کے طرز عمل اور رویے کا طلبہ کی اخلاقی نشوونما پر براہ راست اور گہرا اثر پڑتا ہے۔ بچے ابتدائی زندگی میں والدین کو اپنے لیے نمونہ عمل سمجھتے ہیں اور والدین کی ہر عادت، رویہ اور طرز گفتگو کو اپنی شخصیت میں جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ والدین کی عملی زندگی میں دکھائے گئے اخلاقی اصول، جیسے ایمانداری، صبر، عدل، شفقت اور دوسروں کے حقوق کا احترام، بچوں میں دیرپا اخلاقی اثرات مرتب کرتے ہیں (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج 1، ص 125)۔

نفسیاتی مطالعات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بچوں میں سماجی رویوں اور اخلاقی اقدار کی ابتدائی تشکیل والدین کے روزمرہ رویوں سے جڑی ہوتی ہے۔ والدین کا باہمی رویہ، جذباتی توازن، اور اخلاقی اصولوں کی پابندی بچوں میں خود کنٹرول، ذمہ داری اور دوسروں کے حقوق کے احترام کی تربیت فراہم کرتی ہے (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 58)۔ اس کے برعکس اگر والدین غیر اخلاقی یا غیر منظم رویے اختیار کریں تو بچے میں اضطراب، نا فرمانی اور غیر مناسب رویوں کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں والدین کے کردار اور ان کے طرز عمل کی اہمیت واضح ہے۔ قرآن مجید میں والدین کو نہ صرف بچوں کی رہنمائی کا فریضہ سونپا گیا بلکہ یہ بھی تاکید کی گئی ہے کہ والدین اپنے اعمال اور گفتار میں نمونہ حسنہ قائم کریں تاکہ بچے اس کی پیروی کریں (القرآن، سورۃ التحریم: 66)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ والدین کی زندگی کا ہر پہلو بچوں کے لیے سبق آموز ہوتا ہے، اور بچے والدین کے اخلاق اور رویے سے اچھائی یا برائی سیکھتے ہیں (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج 2، ص 115)۔

والدین کے طرز عمل میں استقامت، عدل و انصاف، شفقت اور نظم و ضبط بچوں کے اندر مستقل اخلاقی اوصاف کی بنیاد رکھتے ہیں۔ بچوں کی سماجی اور اخلاقی تربیت اس وقت مؤثر ہوتی ہے جب والدین خود ان اصولوں کی پابندی کریں اور روزمرہ زندگی میں انہیں عملی طور پر پیش کریں۔ یہ عمل نہ صرف اخلاقی اصول سکھاتا ہے بلکہ بچوں میں رویوں کی پہچان، فیصلے کرنے کی صلاحیت، اور معاشرتی تعلقات میں حسن سلوک پیدا کرتا ہے (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 85)۔

عصر حاضر میں والدین کے طرز عمل پر کئی چیلنجز بھی اثر انداز ہو رہے ہیں، جیسے مصروفیات، سماجی میڈیا کا بڑھتا ہوا اثر، اور گھریلو دباؤ۔ ان عوامل کے باوجود والدین کا اخلاقی اور عملی نمونہ بچوں کی شخصیت میں مثبت اثر ڈالنے میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ والدین کی محبت، رہنمائی، اور اخلاقی اصولوں کی عملی پیروی بچوں میں صبر، احترام، ایمانداری اور عدل جیسی صفات پر واں چڑھانے میں معاون ثابت ہوتی ہے (ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء، ج 1، ص 140)۔

والدین کے طرز عمل کی مطابقت، استقامت اور اخلاقی بنیادیں طلبہ کی شخصیت کی اخلاقی نشوونما کے لیے لازمی ہیں۔ والدین کا عملی نمونہ اور روزمرہ رویے بچوں میں مثبت کردار، سماجی شعور اور اخلاقی چیلنجز پیدا کرتا ہے، جو بعد میں ان کی تعلیمی اور معاشرتی زندگی میں رہنمائی کا کام دیتا ہے۔ اس طرح والدین کا کردار نہ صرف تربیت بلکہ طلبہ کی اخلاقی بنیادوں کی مضبوط تشکیل میں بھی کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔



6- اساتذہ کا تربیتی کردار: تعلیم سے تربیت تک کا سفر

اساتذہ صرف علمی علم کے منتقلی کے ذمہ دار ہیں بلکہ طلبہ کی اخلاقی، فکری اور سماجی تربیت میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ تعلیم صرف معلومات کی ترسیل نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت عمل ہے جو علم، اخلاق اور عملی صلاحیتوں کے امتزاج سے طلبہ کی شخصیت کی مکمل تشکیل کرتا ہے۔ اساتذہ طلبہ کے لیے رہنما، مشعل راہ اور عملی نمونہ ہوتے ہیں، اور ان کی تربیت طلبہ کی کردار سازی میں بنیادی ستون کی حیثیت رکھتی ہے (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج 1، ص 135)۔ اسلامی تعلیمات میں اساتذہ کو نہایت بلند مقام حاصل ہے۔ قرآن مجید میں علم کے ذریعے رہنمائی اور تربیت کو انسان کی کامیابی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے (القرآن، سورۃ طہ 20:114)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علم حاصل کرنے کے لیے استاد کے پاس جانا واجب ہے اور استاد طلبہ کے لیے اخلاقی اور عملی رہنمائی کا بھی ذمہ دار ہے (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج 3، ص 67)۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی نقطہ نظر میں استاد کی ذمہ داری صرف علمی نہیں بلکہ اخلاقی اور تربیتی بھی ہے۔

اساتذہ کے تربیتی کردار کا پہلا ستون طلبہ کے لیے عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ استاد کا رویہ، بات کرنے کا انداز، وقت کی پابندی، سچائی، صبر اور احترام طلبہ کے اندر انہی اوصاف کے فروغ کا سبب بنتے ہیں۔ بچے اور نوجوان اساتذہ کے رویے کو بار بار مشاہدہ کرتے ہیں اور اسے اپنی زندگی میں اپنانے کی کوشش کرتے ہیں (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 65)۔

دوسرا اہم پہلو تعلیمی اور تربیتی مواد کی اخلاقی جہت ہے۔ استاد جب نصاب کے ذریعے طلبہ کو صرف معلومات ہی نہیں بلکہ انسانی اقدار، معاشرتی ذمہ داری، عدل و انصاف، اور اخلاقی فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی فراہم کرتا ہے تو وہ علمی تربیت کے ساتھ ساتھ کردار سازی کا عمل بھی انجام دیتا ہے۔ اساتذہ کی تربیت اور نصاب کا ہم آہنگ امتزاج طلبہ کی شخصیت میں اخلاقی چٹنگی پیدا کرتا ہے (تھامس لیکونا، ایجوکیشن فار کریکٹر، گلگم پریس، نیویارک، 1991ء، ج 1، ص 25)۔

اساتذہ کا تربیتی کردار صرف کلاس روم تک محدود نہیں رہتا۔ ان کی نگرانی، مشورہ، نصیحت اور اخلاقی رہنمائی ہر تعلیمی سرگرمی، کھیل کود، اور سماجی عمل میں طلبہ کی کردار سازی میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ ایک استاد کی مستقل رہنمائی اور اخلاقی تربیت طلبہ کے اندر خود نظم و ضبط، احترام، دیانتداری اور سماجی ذمہ داری پیدا کرتی ہے (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 91)۔

عصر حاضر میں اساتذہ کو متعدد چیلنجز درپیش ہیں، جیسے بچوں کی توجہ کی کمی، جدید میڈیا کا اثر، اور والدین کے ساتھ مواصلاتی خلا۔ اس کے باوجود استاد کی مثبت تربیتی حکمت عملی، اخلاقی رہنمائی، اور علمی و عملی نمونہ طلبہ کی شخصیت پر دیرپا اثر ڈالتی ہے۔ اساتذہ کا یہ جامع کردار طلبہ کی علمی، اخلاقی اور سماجی صلاحیتوں کے فروغ کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے (ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء، ج 1، ص 145)۔

اساتذہ کا تربیتی کردار صرف علم کی ترسیل تک محدود نہیں بلکہ یہ طلبہ کی مکمل اخلاقی، سماجی اور عملی تربیت کا ذریعہ ہے۔ استاد کی رہنمائی، عملی مثال اور نصاب کی اخلاقی جہت طلبہ کی شخصیت میں مثبت کردار، معاشرتی شعور اور اخلاقی چٹنگی پیدا کرتی ہے، جو طلبہ کی تعلیمی اور معاشرتی کامیابی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

7- استاد بطور رول ماڈل: عملی کردار کی اہمیت

اساتذہ صرف معلومات فراہم کرنے والے ہوتے ہیں بلکہ طلبہ کے لیے عملی نمونہ اور رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بچوں اور نوجوانوں کی شخصیت کی نشوونما میں مشاہدہ اور تقلید بنیادی اصول ہے؛ لہذا استاد کا عملی کردار طلبہ کے اخلاق، رویے اور معاشرتی رجحانات پر براہ راست اثر ڈال سکتا ہے (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج 1، ص 142)۔ طلبہ استاد کے کردار، عادات اور رویے کو اپنے لیے رہنما سمجھتے ہیں، اور یہی رویہ بعد میں ان کے عملی فیصلوں اور اخلاقی ترجیحات کا معیار بن جاتا ہے۔



اسلامی تعلیمات میں استاد کی عملی مثال کو انتہائی اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اخلاقی اصولوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ استاد کی زندگی کے عملی پہلوؤں کی تقلید پر زور دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ طلبہ کے لیے استاد کی شخصیت اور عمل، علمی نصاب سے زیادہ مؤثر ہے کیونکہ سچے عملی نمونہ سے سیکھتے ہیں اور وہی اصول ان کی شخصیت میں راسخ ہو جاتے ہیں (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج 3، ص 75)۔

اساتذہ بطور رول ماڈل اپنے رویے، اخلاق، صبر، وقت کی پابندی، دیانت اور احترام سے طلبہ میں انسانی اور معاشرتی اقدار کو فروغ دیتے ہیں۔ ایک استاد جو اپنے عمل میں ایماندار، منصف اور حوصلہ مند ہو، وہ طلبہ میں بھی انہی اوصاف کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ استاد کی عملی مثال طلبہ کی اخلاقی تربیت میں نصاب اور تدریسی مواد سے بھی زیادہ اثر رکھتی ہے (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 63)۔

اساتذہ کا رول ماڈل ہونا نہ صرف کلاس روم تک محدود ہے بلکہ یہ تمام تعلیمی اور سماجی سرگرمیوں میں جاری رہتا ہے۔ کھیل کود، سماجی تقریبات، تعلیمی پراجیکٹس اور مشاورتی نشستیں اساتذہ کے عملی کردار کے مظاہرے کا موقع فراہم کرتی ہیں، جہاں طلبہ استاد کے اخلاقی اور عملی رویوں کو مشاہدے کے ذریعے سیکھتے ہیں (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 96)۔

عصر حاضر میں طلبہ مختلف سماجی اور میڈیا اثرات کے زیر اثر ہیں، اس لیے استاد کے رول ماڈل ہونے کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ استاد کے عملی کردار کے بغیر اخلاقی تربیت اور کردار سازی میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ اساتذہ کی مستقل رہنمائی، اخلاقی مثال اور عملی رویے طلبہ میں ذمہ داری، نظم و ضبط، تعاون اور سماجی احترام پیدا کرتے ہیں (ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء، ج 1، ص 150)۔

اساتذہ بطور رول ماڈل طلبہ کی شخصیت کی تعمیر میں بنیادی ستون ہے۔ عملی نمونہ، اخلاقی رہنمائی اور عملی رویے طلبہ کی کردار سازی، سماجی شعور اور اخلاقی پختگی کے لیے لازمی ہیں، اور یہ اثر نصاب یا تدریسی مواد کے اثر سے کہیں زیادہ دیر پا اور جامع ہوتا ہے۔

8- تعلیمی اداروں کا اخلاقی و تربیتی ماحول

تعلیمی ادارے نہ صرف علمی علم فراہم کرنے کے مراکز ہیں بلکہ طلبہ کی اخلاقی، سماجی اور عملی تربیت میں بھی بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ طلبہ کی شخصیت کی نشوونما کا دار و مدار صرف والدین اور اساتذہ پر نہیں بلکہ اس ادارے کے مجموعی ماحول پر بھی ہے جس میں وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسکول یا کالج کا تعلیمی ماحول طلبہ کی کردار سازی، اقدار کی تربیت اور سماجی مہارتوں کے فروغ میں مؤثر ثابت ہوتا ہے (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج 1، ص 150)۔

اسلامی تعلیمات میں علم کے حصول کے ساتھ اخلاقی اور تربیتی ماحول کو لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں تعلیم کے ساتھ اچھے کردار اور نیک ماحول میں تربیت دینے پر زور دیا گیا ہے تاکہ طلبہ علم کے حصول کے ساتھ اخلاقی اصول بھی اپنائیں (القرآن، سورۃ الحجرات 49:13)۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو نہ صرف علم حاصل کرنے کی ترغیب دی بلکہ انہیں ایک اخلاقی اور تربیتی ماحول میں رہنے کی اہمیت بھی واضح کی، جہاں اسلامی اقدار عملی طور پر نافذ ہوں (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج 3، ص 80)۔

تعلیمی اداروں میں اخلاقی اور تربیتی ماحول کے اہم عناصر میں استاد اور طلبہ کے درمیان مثبت تعلق، نصاب کی اخلاقی جہت، نظم و ضبط، تعاون اور ادارے کے قیام و طرز عمل شامل ہیں۔ اگر ادارے کا ماحول دوستانہ، اخلاقی اصولوں سے مزین اور تعاون پر مبنی ہو تو طلبہ میں خود اعتمادی، احترام، صداقت اور سماجی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 68)۔



اس کے علاوہ ادارے میں عملی تربیتی سرگرمیوں، مشاورت، کھیل اور سماجی پراجیکٹس کے ذریعے طلبہ کو اخلاقی اور سماجی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ سرگرمیاں طلبہ میں تعاون، صبر، ٹیم ورک اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں۔ استاد کی رہنمائی اور ادارے کے مجموعی رویے کی عکاسی بچوں میں اخلاقی رویوں اور سماجی اقدار کی پختگی کا سبب بنتی ہے (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 101)۔

عصر حاضر میں تعلیمی اداروں کو متعدد چیلنجز درپیش ہیں، جیسے طلبہ کی توجہ کی کمی، ڈیجیٹل میڈیا کے اثرات اور معاشرتی دباؤ۔ اس کے باوجود ایک مثبت، اخلاقی اور تربیتی ماحول طلبہ میں اخلاقی شعور، سماجی مہارتیں اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ یہی ماحول والدین اور اساتذہ کے کردار کو تقویت دیتا ہے اور طلبہ کی جامع شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے (ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء، ج 1، ص 155)۔

تعلیمی اداروں کا اخلاقی و تربیتی ماحول طلبہ کی کردار سازی میں ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ اساتذہ، والدین اور ادارے کے مجموعی ماحول کا ہم آہنگ امتزاج طلبہ میں اخلاقی اقدار، سماجی شعور اور عملی پختگی پیدا کرتا ہے، جو ان کی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

9- نصابِ تعلیم اور کردار سازی کا باہمی تعلق

نصابِ تعلیم طلبہ کی عملی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی اور سماجی نشوونما میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ نصاب صرف معلومات کے مجموعے یا مضامین کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ ایک تربیتی آلہ ہے جو طلبہ کی فکری، اخلاقی اور عملی شخصیت کی تشکیل میں معاون ثابت ہوتا ہے (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج 1، ص 158)۔ نصاب میں شامل مواد، اساتذہ کی رہنمائی اور تربیتی سرگرمیاں اگر اخلاقی اقدار سے مزین ہوں تو وہ طلبہ کے کردار پر دیرپا اثر ڈالتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں علم اور اخلاق کو لازم و ملزوم قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں علم کے ساتھ نیک اعمال اور اخلاقی تربیت پر زور دیا گیا ہے تاکہ علم صرف فکری حصول تک محدود نہ رہے بلکہ عملی اور اخلاقی میدان میں بھی رائج ہو (القرآن، سورۃ العصر: 1-3)۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کی تربیت میں نصاب اور عملی اخلاقی تربیت کو ساتھ ساتھ جاری رکھا، تاکہ طلبہ علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کردار میں بھی متوازن رہیں (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج 3، ص 85)۔

نصابِ تعلیم میں کردار سازی کے عناصر میں اخلاقی نصاب، عملی مشقیں، سماجی تربیت، نصاب کے اندر اسلامی اور اخلاقی کہانیاں، اور عملی سرگرمیاں شامل ہیں۔ یہ تمام عناصر طلبہ میں ایمانداری، صبر، احترام، تعاون اور ذمہ داری جیسے اوصاف پیدا کرتے ہیں (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 72)۔ نصاب جب علمی اور اخلاقی تربیت کو ایک ساتھ پیش کرتا ہے تو طلبہ کی شخصیت کی ہمہ جہت ترقی ممکن ہو پاتی ہے۔

نصاب کے اثرات صرف کلاس روم تک محدود نہیں بلکہ یہ طلبہ کے عملی رویوں، فیصلوں اور معاشرتی تعلقات میں بھی نمودار ہوتے ہیں۔ نصاب کے ذریعے طلبہ میں مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت، تنقیدی سوچ، سماجی شعور اور اخلاقی فیصلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح نصاب طلبہ کو نہ صرف علمی میدان میں بلکہ اخلاقی اور سماجی سطح پر بھی تیار کرتا ہے (تھامس لیکونا، ایجوکیشن فار کریکٹر، گنگھم پریس، نیویارک، 1991ء، ج 1، ص 29)۔

عصر حاضر میں نصاب میں کردار سازی کو شامل کرنا ایک چیلنج ہے کیونکہ تعلیمی نصاب اکثر صرف علمی مہارتوں پر مرکوز ہوتا ہے۔ تاہم، نصاب میں اخلاقی اور عملی تربیت کے عناصر کو شامل کرنے سے طلبہ کی شخصیت میں مثبت رویے اور اخلاقی پختگی پیدا ہوتی ہے، جو ان کی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 105)۔

نصابِ تعلیم اور کردار سازی کے درمیان گہرا تعلق موجود ہے۔ نصاب کی علمی اور اخلاقی جہت طلبہ کی جامع شخصیت کی تعمیر میں لازمی ستون کا کام دیتی ہے، اور یہ والدین، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کے کردار کے ساتھ مل کر طلبہ کی شخصیت کو متوازن اور مضبوط بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔



10- اساتذہ اور والدین کا اشتراک: مشترکہ کردار سازی کی حکمت عملی

طلبہ کی جامع کردار سازی صرف والدین یا اساتذہ کی انفرادی کوششوں سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے والدین اور اساتذہ کا باہمی اشتراک اور ہم آہنگی ضروری ہے۔ والدین بچوں کے پہلے اور بنیادی مربی ہوتے ہیں، جبکہ اساتذہ تعلیمی اداروں میں علمی اور تربیتی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ جب یہ دونوں فریق ایک مشترکہ مقصد یعنی طلبہ کی اخلاقی، فکری اور سماجی تربیت کے لیے مل کر کام کرتے ہیں تو طلبہ کی شخصیت میں پائیدار اور ہمہ جہت ترقی ممکن ہوتی ہے (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج1، ص165)۔

اسلامی تعلیمات میں والدین اور اساتذہ دونوں کو طلبہ کی تربیت میں کلیدی حیثیت دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں والدین کی رہنمائی اور اساتذہ کے ذریعے علم کی منتقلی کو انسانی شخصیت کی مکمل تعمیر کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے (القرآن، سورۃ البقرہ 151:2)۔ نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا کہ طلبہ کی تربیت میں والدین اور اساتذہ دونوں کی رہنمائی ضروری ہے تاکہ علم اور اخلاق ایک ساتھ طلبہ کی زندگی کا حصہ بنیں (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج3، ص90)۔ والدین اور اساتذہ کے اشتراک کے چند اہم پہلو درج ذیل ہیں:

مستقل رابطہ اور مشاورت: والدین اور اساتذہ کے درمیان باقاعدہ رابطہ طلبہ کی پیش رفت، ان کے رویوں اور تعلیمی اور اخلاقی چیلنجز پر مؤثر نگرانی ممکن بناتا ہے۔ والدین کلاس روم میں ہونے والی سرگرمیوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور اساتذہ بچوں کے گھریلو رویے سے مطلع رہتے ہیں (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج1، ص75)۔

مشترکہ تربیتی حکمت عملی: والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اخلاقی اصول، نظم و ضبط، اور سماجی ذمہ داری کے حوالے سے یکساں رویہ اختیار کریں۔ اس طرح طلبہ کے لیے واضح معیار قائم ہوتا ہے اور ان میں تضاد پیدا نہیں ہوتا۔

تربیتی سرگرمیوں کی ہم آہنگی: اسکول میں ہونے والی تربیتی سرگرمیاں اور گھریلو تربیت ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہوں تو طلبہ میں اخلاقی اوصاف، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت اور سماجی شعور بہتر طریقے سے فروغ پاتے ہیں (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج1، ص110)۔ تعلیمی اور اخلاقی فیڈبیک: والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کی کارکردگی اور رویوں کے بارے میں ایک دوسرے کو مستقل معلومات فراہم کریں تاکہ طلبہ کی ترقی میں رکاوٹیں بروقت دور کی جاسکیں۔

عصر حاضر میں والدین کی مصروفیات اور تعلیمی اداروں کی محدود وقت کی پابندیاں اس اشتراک کو مشکل بناتی ہیں۔ تاہم، جدید مواصلاتی ذرائع جیسے موبائل، ای میل اور والدین۔ اساتذہ میسنیجنگ کے ذریعے اس چیلنج کو کم کیا جاسکتا ہے۔ اشتراک کی بنیاد پر تربیت طلبہ میں اعتماد، خود اعتمادی، ذمہ داری، احترام اور سماجی شعور پیدا کرتی ہے، اور یہ اثر نصاب، کلاس روم اور گھریلو تربیت کے امتزاج سے مزید مستحکم ہوتا ہے (ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء، ج1، ص160)۔

والدین اور اساتذہ کا اشتراک طلبہ کی جامع اور پائیدار کردار سازی کے لیے لازمی ہے۔ مشترکہ تربیتی حکمت عملی، باقاعدہ رابطہ، اور اخلاقی و عملی ہم آہنگی طلبہ کی شخصیت میں علمی، اخلاقی اور سماجی توازن پیدا کرتی ہے، جو انہیں زندگی کے تمام شعبوں میں کامیابی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔



11- تکنیکی اور عصری وسائل کے ذریعے کردار سازی

عصر حاضر میں ٹیکنالوجی اور جدید وسائل تعلیم اور تربیت کے عمل میں نہ صرف معاون ثابت ہو رہے ہیں بلکہ طلبہ کی شخصیت اور کردار سازی میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کمپیوٹر، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور تعلیمی ایپلیکیشنز نے علم کے حصول کو آسان بنایا ہے اور طلبہ کو معلومات تک فوری رسائی فراہم کی ہے، تاہم یہ وسائل اگر موثر تربیتی حکمت عملی کے بغیر استعمال ہوں تو کردار سازی میں مشکلات پیدا کر سکتے ہیں (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج 1، ص 172)۔

اساتذہ اور والدین کی مشترکہ رہنمائی کے تحت تکنیکی وسائل طلبہ کے اخلاقی اور سماجی شعور کو فروغ دینے کے لیے بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز پر اخلاقی قصص، ویڈیو لیکچرز، اور تربیتی مواد فراہم کر کے طلبہ میں ایمانداری، احترام، تعاون اور سماجی ذمہ داری کے اصول سکھائے جاسکتے ہیں (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 80)۔

اسلامی تعلیمات میں علم اور تربیت کا تعلق واضح ہے، اور جدید ٹیکنالوجی اس عمل کو موثر اور پُر اثر بنانے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ قرآن مجید میں علم حاصل کرنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے کی اہمیت بیان کی گئی ہے، اور جدید وسائل اس تعلیم کو طلبہ تک پہنچانے میں سہولت فراہم کرتے ہیں (القرآن، سورۃ العلق 1: 96-5)۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے اصولوں کو عصری ذرائع کے ذریعے طلبہ کی عملی زندگی میں نافذ کرنا بھی ممکن ہے، جیسے آن لائن اخلاقی سرگرمیاں، سوشل میڈیا پر مثبت رویوں کی تشہیر اور ڈیجیٹل نصاب میں تربیتی مواد شامل کرنا (امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء، ج 3، ص 98)۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے طلبہ کی تربیت میں درج ذیل پہلو شامل کیے جاسکتے ہیں:

آن لائن تربیتی پروگرامز: مختلف پلیٹ فارمز پر اخلاقی اور سماجی تربیت کے لیے آن لائن کورسز، ویڈیوز اور ورکشاپس کا انعقاد۔

ڈیجیٹل مواد میں اخلاقی کہانیاں: طلبہ کے لیے موبائل ایپس اور ویب سائٹس پر نیک کردار، تعاون اور صبر جیسی خصوصیات پر مبنی کہانیاں فراہم کرنا۔

سوشل میڈیا کا مثبت استعمال: سوشل میڈیا پر اخلاقی اور تربیتی پیغامات، ویڈیوز اور بلاگز کے ذریعے طلبہ میں مثبت رویے پیدا کرنا۔

انٹرایکٹو لرننگ: کمپیوٹر اور موبائل ایپلیکیشنز کے ذریعے طلبہ کی مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینا، تاکہ عملی اخلاقی فیصلے کرنے کی تربیت حاصل ہو سکے (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 115)۔

عصر حاضر میں والدین اور اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ ٹیکنالوجی کے استعمال میں رہنمائی فراہم کریں اور طلبہ کو منفی مواد سے محفوظ رکھیں۔ یہ رہنمائی بچوں میں خود نظم و ضبط، ذمہ داری اور صحیح اور غلط کی تمیز پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے (ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء، ج 1، ص 170)۔

تکنیکی اور عصری وسائل طلبہ کی علمی اور تربیتی ترقی کے لیے بہترین معاون ہو سکتے ہیں، اگر والدین اور اساتذہ ان کے استعمال میں رہنمائی فراہم کریں اور اخلاقی تربیت کے اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کریں۔ یہ وسائل طلبہ کی کردار سازی میں موثر ثابت ہوتے ہیں، اور انہیں زندگی میں ذمہ دار، بااخلاق اور سماجی شعور رکھنے والے شہری بننے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

12- والدین اور اساتذہ کی مشترکہ نگرانی کے عملی طریقے

طلبہ کی جامع کردار سازی اور اخلاقی تربیت کے لیے والدین اور اساتذہ کا مشترکہ نگرانی نظام ناگزیر ہے۔ والدین اور اساتذہ دونوں طلبہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور جب یہ اثرات ہم آہنگی اور منصوبہ بندی کے ساتھ استعمال ہوں تو طلبہ کی شخصیت کی نشوونما موثر اور دیرپا ہوتی ہے (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج 1، ص 180)۔

مشترکہ نگرانی کا مقصد طلبہ کے علمی، اخلاقی اور سماجی رویوں کی مسلسل جانچ اور رہنمائی ہے تاکہ کسی بھی تعلیمی یا اخلاقی خلا کو بروقت پر کیا جاسکے۔



1. باقاعدہ رابطہ اور مشاورت
والدین اور اساتذہ کے درمیان باقاعدہ رابطہ طلبہ کی پیش رفت اور رویوں پر مؤثر نگرانی کا پہلا قدم ہے۔ ہفتہ وار یا ماہانہ میٹنگز، والدین کی کانفرنسیں، اور آن لائن کمیونیکیشن پلیٹ فارمز کے ذریعے والدین اساتذہ کو بچوں کی تعلیمی اور اخلاقی کارکردگی سے آگاہ کرتے ہیں، جبکہ اساتذہ والدین کو بچوں کی کلاس روم کی پیش رفت، سماجی رویے اور اخلاقی مشاہدات سے مطلع کرتے ہیں (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 85)۔
2. مشترکہ تربیتی منصوبہ بندی
والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی تربیت کے لیے مشترکہ حکمت عملی تیار کریں، جس میں نصاب، تربیتی سرگرمیاں، اخلاقی نصاب، اور عملی تربیت شامل ہوں۔ اس منصوبہ بندی سے طلبہ کے لیے واضح رہنمائی کا معیار قائم ہوتا ہے اور والدین اور اساتذہ کے رویوں میں تضاد پیدا نہیں ہوتا۔ اس سے طلبہ میں ذمہ داری، احترام، ایمانداری اور صبر جمعی اخلاقی اوصاف فروغ پاتے ہیں (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 120)۔
3. تعلیمی اور اخلاقی نگرانی
مشترکہ نگرانی میں والدین بچوں کی تعلیمی سرگرمیوں پر توجہ دیتے ہیں جبکہ اساتذہ کلاس روم اور تربیتی سرگرمیوں میں ان کی اخلاقی تربیت کا جائزہ لیتے ہیں۔ والدین بچوں کے ہوم ورک، مطالعہ اور ذاتی رویے کی نگرانی کرتے ہیں، اور اساتذہ نصاب، کلاس روم کی شرکت اور سماجی تعلقات کے پہلوؤں کو مانیٹر کرتے ہیں۔ اس مشترکہ نگرانی سے طلبہ کی علمی اور اخلاقی نشوونما میں توازن قائم رہتا ہے (ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء، ج 1، ص 175)۔
4. فیڈبیک اور اصلاحی اقدامات
والدین اور اساتذہ کو طلبہ کی پیش رفت اور رویوں کے بارے میں ایک دوسرے کو باقاعدہ فیڈبیک فراہم کرنا چاہیے۔ اس فیڈبیک کی بنیاد پر اصلاحی اقدامات کیے جاتے ہیں، جیسے طلبہ کو اخلاقی اور عملی تربیت کے لیے مخصوص سرگرمیوں میں شامل کرنا، اضافی رہنمائی فراہم کرنا، یا سماجی تربیت کے لیے ورکشاپس اور پراجیکٹس کا انعقاد کرنا۔ اس طریقے سے طلبہ کی شخصیت میں کمی یا خامیوں کی بروقت نشاندہی اور اصلاح ممکن ہوتی ہے (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 123)۔
5. ٹیکنالوجی کے ذریعے نگرانی
جدید دور میں والدین اور اساتذہ آن لائن ذرائع استعمال کرتے ہوئے طلبہ کی نگرانی کر سکتے ہیں۔ موبائل ایپس، ای میل، اور تعلیمی پلیٹ فارمز کے ذریعے والدین اور اساتذہ ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں، طلبہ کی تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کو مانیٹر کرتے ہیں، اور فوری رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح نگرانی کے عمل میں شفافیت اور مؤثریت پیدا ہوتی ہے (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 88)۔
- والدین اور اساتذہ کی مشترکہ نگرانی طلبہ کی جامع تربیت اور کردار سازی کے لیے لازمی ستون ہے۔ مستقل رابطہ، مشترکہ تربیتی حکمت عملی، تعلیمی اور اخلاقی نگرانی، فیڈبیک، اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے طلبہ کی شخصیت میں اخلاقی، علمی اور سماجی توازن قائم رہتا ہے۔ اس طرح طلبہ ذمہ دار، اخلاقی، بااخلاق اور معاشرتی شعور رکھنے والے شہری بننے کی طرف گامزن ہوتے ہیں۔



13- والدین اور اساتذہ کے کردار کی ہم آہنگی میں چیلنجز اور ان کا حل

والدین اور اساتذہ کے کردار کی ہم آہنگی طلبہ کی جامع تربیت اور کردار سازی کے لیے نہایت ضروری ہے، تاہم اس راہ میں متعدد چیلنجز اور رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں۔ والدین اور اساتذہ دونوں کے مختلف پس منظر، تربیتی نظریات، مصروفیات اور سماجی اثرات طلبہ کی شخصیت کی تربیت میں اختلاف اور تضاد پیدا کر سکتے ہیں۔ اس لیے طلبہ کی موثر کردار سازی کے لیے ان چیلنجز کی شناخت اور ان کے عملی حل ناگزیر ہیں (ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء، ج 1، ص 190)۔

1. وقت کی کمی اور مصروفیات

والدین کی روزمرہ مصروفیات اور اساتذہ کے تعلیمی و تدریسی فرائض کی بھرمار اکثر والدین-اساتذہ رابطے میں کمی پیدا کرتی ہے۔ اس سے طلبہ کی تربیت میں تسلسل متاثر ہوتا ہے۔ اس مسئلے کا حل جدید مواصلاتی ذرائع جیسے موبائل ایپلیکیشنز، ای میل اور آن لائن میٹنگز کے ذریعے ممکن ہے، جس سے والدین اور اساتذہ کے درمیان باقاعدہ رابطہ قائم رہتا ہے (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 92)۔

2. تربیتی نظریات میں اختلاف

کبھی والدین اور اساتذہ کے تربیتی نظریات میں فرق طلبہ کی شخصیت میں تضاد پیدا کر سکتا ہے۔ والدین بعض اوقات سختی، جبکہ اساتذہ نرمی اختیار کرتے ہیں یا برعکس۔ اس کا حل یہ ہے کہ والدین اور اساتذہ مشترکہ تربیتی اصول وضع کریں، جنہیں دونوں فریقین اپنے طرز عمل میں اپنائیں، تاکہ طلبہ کے لیے واضح اور مستحکم معیار قائم ہو (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 130)۔

3. سماجی اور میڈیا اثرات

عصر حاضر میں میڈیا اور سماجی اثرات طلبہ کے رویوں اور اقدار پر گہرا اثر ڈال رہے ہیں۔ والدین اور اساتذہ کا کردار طلبہ کو منفی اثرات سے محفوظ رکھنا اور مثبت تربیت فراہم کرنا ہے۔ اس کے لیے والدین اور اساتذہ کو مشترکہ حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے، جیسے آن لائن اخلاقی تربیتی سرگرمیاں، مثبت مواد کی ترغیب، اور سوشل میڈیا پر اخلاقی رہنمائی فراہم کرنا (ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء، ج 1، ص 180)۔

4. فیڈبیک اور اصلاحی عمل میں کمی

بعض اوقات والدین اور اساتذہ باقاعدہ فیڈبیک فراہم نہیں کرتے، جس سے طلبہ کے رویوں میں خامیوں کی بروقت اصلاح ممکن نہیں ہوتی۔ حل یہ ہے کہ والدین اور اساتذہ ہفتہ وار یا ماہانہ بنیاد پر طلبہ کی کارکردگی پر ایک دوسرے کو فیڈبیک دیں اور اصلاحی منصوبہ ترتیب دیں تاکہ طلبہ کی تربیت میں تسلسل قائم رہے (ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ج 1، ص 95)۔

5. ثقافتی اور سماجی تفاوت

والدین اور اساتذہ کے سماجی اور ثقافتی پس منظر میں فرق بھی تربیت میں رکاوٹ پیدا کر سکتا ہے۔ طلبہ مختلف اقدار اور رویوں کے درمیان الجھن محسوس کرتے ہیں۔ اس کا حل یہ ہے کہ والدین اور اساتذہ ثقافتی تفاوت کو سمجھیں اور تربیت میں ایسا ہم آہنگ رویہ اپنائیں جو اخلاقی اور علمی اصولوں پر مبنی ہو اور طلبہ کے لیے واضح رہنمائی فراہم کرے (ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء، ج 1، ص 135)۔

والدین اور اساتذہ کے کردار کی ہم آہنگی میں موجود چیلنجز کو موثر اور عملی حل کے ذریعے دور کیا جاسکتا ہے۔ باقاعدہ رابطہ، مشترکہ تربیتی اصول، مثبت میڈیا استعمال، فیڈبیک اور ثقافتی ہم آہنگی طلبہ کی کردار سازی میں توازن پیدا کرتے ہیں۔ یہ عمل طلبہ کی علمی، اخلاقی اور سماجی شخصیت کو مضبوط بنانے کے لیے لازمی ہے اور انہیں زندگی کے تمام شعبوں میں ذمہ دار، اخلاقی اور کامیاب شہری بناتا ہے۔



نتائج اور سفارشات

طلبہ کی کردار سازی میں والدین اور اساتذہ کا کردار ایک جامع اور ہم آہنگ نظام کے تحت نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ پچھلے تجزیاتی مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ والدین اور اساتذہ کی مشترکہ کوششیں، نصاب کی اخلاقی جہت، تعلیمی اداروں کا تربیتی ماحول، اور جدید تکنیکی وسائل طلبہ کی علمی، اخلاقی اور سماجی شخصیت کی تعمیر میں مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

نتائج

- 1- اساتذہ کا تربیتی کردار: اساتذہ نہ صرف علمی رہنمائی فراہم کرتے ہیں بلکہ عملی نمونہ اور اخلاقی رہنمائی کے ذریعے طلبہ کے کردار میں مثبت اثر ڈالتے ہیں۔ استاد کے رویے، صبر، ایمانداری اور احترام طلبہ میں انہی اوصاف کے فروغ کا سبب بنتے ہیں۔
- 2- والدین کا ابتدائی کردار: والدین ابتدائی تربیت میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ بچوں میں اخلاقی اصول، سماجی رویے، اور ذمہ داری کا آغاز گھریلو ماحول سے ہوتا ہے۔ والدین کی نگرانی اور رہنمائی طلبہ کی شخصیت میں استحکام پیدا کرتی ہے۔
- 3- مشترکہ نگرانی کی افادیت: والدین اور اساتذہ کا اشتراک اور باقاعدہ رابطہ طلبہ کی علمی اور اخلاقی تربیت میں تسلسل پیدا کرتا ہے اور کسی بھی کمی یا خرابی کو بروقت دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
- 4- نصاب اور تربیت کا ہم آہنگ تعلق: نصاب میں اخلاقی اور عملی عناصر شامل ہونے سے طلبہ کی شخصیت کی ہمہ جہت ترقی ممکن ہوتی ہے۔ نصاب، اساتذہ کی رہنمائی اور والدین کی نگرانی کے امتزاج سے کردار سازی میں مؤثر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔
- 5- جدید وسائل کا مثبت استعمال: ٹیکنالوجی اور عصری وسائل جیسے آن لائن پلیٹ فارمز، تعلیمی ایپس، اور سوشل میڈیا کے مثبت استعمال سے طلبہ کی اخلاقی اور علمی تربیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ والدین اور اساتذہ کی رہنمائی اس اثر کو مزید مؤثر بناتی ہے۔

سفارشات

- 1- والدین اور اساتذہ کے درمیان مستقل اور باقاعدہ رابطہ قائم کیا جائے تاکہ طلبہ کی تربیت میں ہم آہنگی برقرار رہے۔
- 2- نصاب میں اخلاقی اور عملی تربیت کے عناصر شامل کیے جائیں تاکہ طلبہ کی کردار سازی نصاب کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔
- 3- تعلیمی اداروں میں مثبت اخلاقی ماحول اور عملی تربیتی سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے تاکہ طلبہ میں سماجی شعور اور اخلاقی اقدار پروان چڑھیں۔
- 4- والدین اور اساتذہ مشترکہ تربیتی منصوبے تیار کریں تاکہ طلبہ کے لیے واضح اصول اور معیار قائم ہو۔
- 5- جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل وسائل کو طلبہ کی اخلاقی، علمی اور سماجی تربیت کے لیے مثبت انداز میں استعمال کیا جائے۔
- 6- طلبہ کی ترقی اور رویوں پر فیڈبیک فراہم کرنے کے لیے باقاعدہ نگرانی کا نظام مرتب کیا جائے تاکہ اصلاحی اقدامات بروقت کیے جاسکیں۔

مصادر و مراجع

- 1- ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2015ء۔
- 2- ڈاکٹر خالد علوی، میڈیا، اخلاقیات اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء۔
- 3- ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2016ء۔



- 4- ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، الاعلام فی الاسلام، دار القلم، دمشق، 2012ء۔
- 5- امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2011ء۔
- 6- تھامس لیون، Education for Character، سنگھم پریس، نیویارک، 1991ء۔
- 7- ڈاکٹر محمد اسلم، اسلام اور اخلاقی تربیت، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2014ء۔
- 8- ڈاکٹر خالد علوی، اسلامی معاشرت اور تعلیم، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2017ء۔
- 9- ڈاکٹر محمود احمد غازی، اسلامی تعلیم و تربیت کے اصول، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2015ء۔
- 10- ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، اسلام میں تربیت و اخلاقیات، دار القلم، دمشق، 2013ء۔
- 11- امام ابو حامد الغزالی، کیمیائے سعادت، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2010ء۔
- 12- ڈاکٹر سعید احمد قادری، تعلیم اور کردار سازی، مکتبہ تحقیقات اسلامی، لاہور، 2016ء۔
- 13- ڈاکٹر محمود سعید، معاشرتی تربیت اور اسلامی اقدار، ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی، 2018ء۔
- 14- ڈاکٹر محمد یوسف، طلبہ کی اخلاقی تربیت، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2017ء۔
- 15- ڈاکٹر خالد رشید، تعلیمی نصاب اور کردار سازی، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2016ء۔
- 16- قرآن مجید، سورۃ العصر: 1-103؛ سورۃ الحجر: 13-49؛ سورۃ البقرہ: 151-2؛ سورۃ العلق: 1-96-5۔